|  |  |
| --- | --- |
| کہتی تھی یہ زینب یوں ماں کا مان نبھانا  اے عون و محمد | شبیر کا تم صدقہ ،ہو اب خیمے میں بیٹا  تم لوٹ کر نہ آنا |
| ہے ماں کو یقین، تم ماں کی بات رکھوگے  یہ یاد رہے، خیموں میں ہے پیاسے بچے  دریا پے اگر جانا ہو، سہ روز کے پیاسوں  تم پیاس نہ بجھنا | ہر حال میں تم پر، لازم ہے شکر خدا کا  اے شہزادو ،ہے صبر تمہارا ورثہ  فرزند ہو تم زینب کے ،شکوہ نہیں کرنا  جب زخم کوئی کھانا |
| کب ہم پہ سِتم ،کرنے کے لیے آئے ہیں  یہ بدر و اوہد کے ،بدلے کے لیے آئے ہیں  لازم ہے رجز سے پہلے ،میدان مے تم پر  مدحِ علی سنانہ | جب سانس تمہاری ،بچوں ہو اُکھڑنے والی  اُس وقت سرہانے ، آئیں گی مادر میری  دل کی یہ میرے خواہش ہے ،اُس دم میری ماں سے  زخموں کو تم چھپانا |
| قاتل پہ کرم، نانا کی ترہا کر دینا  یوں لاج میرے ،بھائی کے نام کی رکھنا  جو واستہ دے بھائی کا، میدان میں اُس پر  تم تیغ نہ چلانا | جب لاشے اٹھا کر ،خیمے میں لائے سرور  زینب یہ بولی، اشکوں کو اپنے چھپا کر  میں بھی نہ تمہیں روؤنگی، اور میرے لیے بھی  آنسو نہ تم بہانہ |
| تعظیم کی خاطر ،کیوں اٹھتے نہیں اب بیٹا  دیکھو تو سرہانے، آئے ہیں میرے بھیا  جاگو میرے شہزادوں، کیا بھول گئے ہو  قدموں پے سر جھکانا | شاباش میرے، بچوں ہوں میں تم سے رازی  یہ کہہ کے تکلم ،خاموش ہوئیں شہزادی  نیزوں پہ سفر کرکر کے ،ہمراہ ہمارے  تم کو ہے شام جانا |